

## 72413- بنک سے ملنے والا انعام

### سوال

اگر کسی شخص کا بنک میں بغیر فائدہ کے کرنٹ اکاؤنٹ ہو اور اسے بنک کی جانب سے انعام کا مستحق قرار دیا جائے اور انعام میں گاڑی ملے تو کیا یہ حلال ہوگی یا حرام، اگر کوئی یہ گاڑی حاصل کر لے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

اگر بنک سودی لین دین کرتا ہو تو اس میں پیسے رکھنے جائز نہیں لیکن اگر کسی کو اپنے مال کے چوری وغیرہ ہونے کا خدشہ ہو اور کوئی اسلامی بنک نہ ہو اور بنک کے علاوہ کوئی اور بھی محفوظ جگہ نہ ملے تو پھر بنک میں رقم بغیر فائدہ اور سود کے رکھنی جائز ہوگی، لیکن پھر بھی بچنا بہتر ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کی فقہ اکیڈمی کے اجلاس منعقدہ 1406ھ میں درج ذیل فیصلہ کیا گیا:

ہر وہ مسلمان شخص جو اسلامی لین دین کر سکتا ہو، اس کے لیے ملک کے اندر اور ملک کے باہر سودی کاروبار کرنے والے ادارے اور بینوں سے لین دین کرنا حرام ہے؛ جبکہ اس کے بدلہ میں اس کے پاس اسلامی حل موجود ہو اور سودی لین دین کرنے والے اداروں کے ساتھ لین دین کرنے کا اس کے پاس کوئی عذر نہیں۔

اس پر واجب ہے کہ وہ اچھی اور بہتر چیز کو گندی اور نجیث سے بچا کر رکھے، اور حرام سے حلال کے ساتھ مستغنی ہو جائے انتہی۔

منقول از: حکم ودائع البنوک تالیف: ڈاکٹر علی السالوس صفحہ نمبر (136)۔

اور مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

سودی بینوں اور اسی طرح دوسری سودی کمپنیوں وغیرہ میں رقم وغیرہ رکھنی جائز نہیں، چاہے وہاں فائدہ کے ساتھ رقم رکھی جائے، یا بغیر سودی فائدہ کے؛ کیونکہ وہاں پیسے رکھنے میں گناہ و ظلم و زیادتی میں تعاون ہوتا ہے۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور تم گناہ و ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو﴾۔

لیکن اگر مال کے چوری یا غضب یا ڈاکے وغیرہ کے ڈر سے ضائع ہونے کا خدشہ ہو، اور سودی بنک میں رکھنے کے علاوہ کوئی اور حفاظت کا طریقہ نہ ملے تو پھر اس صورت میں بنک یا سودی اداروں وغیرہ میں بغیر سود اور فائدہ کے رقم رکھنی جائز ہوگی، تاکہ اس کی حفاظت ہو سکے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں دو ممنوعہ کاموں میں سے ایک کم تر درجے کے ممنوعہ کام کا ارتکاب ہے۔ انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (346/13).

دوم:

بعض بینک اور کمپنیاں ایک حیلہ سے کام لیتی ہیں تاکہ وہ اپنے معاملہ کو لوگوں میں رائج کر سکیں، وہ سودی فوائد کا اعلان تو نہیں کرتے، بلکہ انعامات کا اعلان کر دیتے ہیں، کہ اس پر انہیں انعامات دیے جائیں گے، یا پھر ہر سال کے آخر میں یا پھر ہر چھ ماہ کے بعد قرعہ اندازی کے ذریعہ انعامات دیے جائیں گے، تو اس طرح ان کا لین دین زیادہ ہوتا ہے جسے وہ رقم جمع کروانے کی دستاویز یا سرمایہ کاری دستاویز کا نام دیتے ہیں، تو اس طرح یہ حیلہ حرام چیز کو حلال نہیں کر سکتا۔

کیونکہ بینک اپنے مال سے انعامات تقسیم نہیں کرتا، بلکہ یہ سودی فوائد ہوتے ہیں، جو اس طریقہ سے سب کھاتہ داروں میں تقسیم کرنے کی بجائے بعض کو انعامات کی شکل میں دیے جاتے ہیں، اور یہ طریقہ سود اور جو یعنی قمار بازی دونوں چیزوں کو جمع کر دیتا ہے۔

ڈاکٹر علی السالوس اپنی کتاب "معاملات البنوک الحدیثی فی ضوء الاسلام" میں لکھتے ہیں:

"اور اگر سودی بینک نے سندوں اور دستاویز کو تین اقسام میں کر رکھا ہے، تو ان میں سے پہلی قسم کو دوسری نہیں بننے دیا، اور اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد اکٹھی کر سکے، تو اس طرح آخری گروپ میں اس نے ایک دور کا قدم اٹھا کر مجموعی سود کی طرف آیا ہے پھر اسے مختلف رقموں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ قرض والوں کی بہت ہی کم تعداد شامل ہو سکے۔

پھر اس مجموعی رقم کو جسے انعامات کا نام دیا گیا ہے قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کر دیا جاتا ہے؛ تو اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات بہت ہی قلیل قرض والا شخص ہزاروں روپے حاصل کر لیتا ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں اگر دیکھیں تو ہزاروں روپے والا بعض اوقات کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتا۔

تو پہلے شخص نے اپنے سود کا حصہ بھی اور اپنے علاوہ دوسرے بہت سے افراد کے حصہ کا سود بھی حاصل کر لیتا ہے، اور دوسرے شخص کا حصہ کسی اور کو مل جاتا ہے، اور ہر بار جب انعامات تقسیم ہوتے ہیں تو اس کا خیال رکھنے والے اور انتظار کرنے والے انتظار کرتے ہیں، جسے مل جائے وہ خوشی و مسرور کے ساتھ باہر آتا ہے، اور وہ اس پر عملگین ہے جسے کچھ نہ ملا، اور اسی طرح دوسری قرعہ اندازی تک انتظار رہتا ہے۔

کیا یہ قمار بازی اور جو انہیں تو اور کیا ہے؟ تو اس طرح سودی بینک سود کے ساتھ قمار بازی کرتا ہے؛ تو اس طرح دونوں گروپوں میں سے جو شخص اپنا حصہ حاصل نہیں کر سکا، تو وہ تیسرے گروپ میں اپنے حصہ کا جو اکھیل لے... کیا یہ ممکن نہیں کہ تیسرا گروپ (ج) اپنے پہلے دونوں گروپوں سے بھی برا ہو؟ انتہی۔

دیکھیں کتاب: معاملات البنوک الحدیثی فی ضوء الاسلام (38)۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض تجارتی بینک مال محفوظ رکھنے والوں کے لیے کرنٹ اکاؤنٹ کھلوانے والوں کے لیے کچھ انعامات رکھتے ہیں مثلاً: گاڑیاں، یا تعمیر شدہ گھر، اور بینک کے کھاتہ داروں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے ہیں اور کوئی ایک کھاتہ دار انعام حاصل کر لیتا ہے، تو اس انعام کا حکم کیا ہے چاہے وہ مالی انعام ہو یا کوئی اور چیز؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"اگر تو معاملہ بالکل اسی طرح ہے جیسا سوال میں بیان ہوا ہے تو یہ انعامات جائز نہیں؛ کیونکہ یہ سودی بنک میں اپنا مال رکھنے کے عوض میں ہیں، اور یہ سودی فوائد ہیں، نام تبدیل کرنے سے حقیقت تبدیل نہیں ہو جاتی" انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (196/15)۔

سوم:

جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ سودی بنک جو انعامات تقسیم کرتا ہے وہ بیعینہ سودی فوائد ہیں، تو اس میں سے جو شخص بھی کوئی چیز لے اس کے لیے اس چیز سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، وہ اسے نیکی و فلاح کے کاموں میں صرف کر دے، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے سودی بنک سے اپنی رقم بھی ضرور نکلوانی ہوگی، لیکن شدید ضرورت کے پیش نظر جس کا اوپر بیان ہو چکا ہے رکھی جاسکتی ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

"سودی فوائد حرام اموال میں شامل ہوتے ہیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت حلال کی ہے، اور سود کو حرام کیا ہے﴾۔

اور جس شخص کو بھی اس سود میں سے کچھ مل جائے اسے وہ رقم مسلمانوں کے نفع میں خرچ کر کے اس رقم اور چیز سے چھٹکارا حاصل کر لے، ان میں سڑکیں اور راستوں کی تعمیر، اور مدارس بنانے، اور فقراء و مساکین کو دینا شامل ہے" ... انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (354/13)۔

چہارم:

بنکوں میں رکھی جانے والی رقم جسے وہ امانت یا جاری اکاؤنٹ کا نام دیتے ہیں، یا کوئی اور نام تو یہ حقیقت میں بنک کے لیے مال والے کی طرف سے قرض ہے، اور اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر قرض والے شخص کے لیے مقروض شخص سے قرق کے عوض میں کوئی بھی نفع حاصل کرنا جائز نہیں، علماء کرام کا اتفاق ہے کہ جو قرض بھی کوئی منفعت اور نفع لائے وہ حرام ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور ہر وہ قرض جس میں زیادہ ہونے کی شرط رکھی جائے وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے، ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس پر سب جمع ہیں کہ جب ادھار دینے والا ادھار لینے والے کے لیے زیادہ یا بدیہ دینے کی شرط رکھے، اور اس پر ادھار دے تو اس پر زیادہ لینا سود ہے۔

ابی بن کعب، ابن عباس، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا جاتا ہے کہ: انہوں نے نفع لانے والے قرض سے منع فرمایا ہے" انتہی۔

دیکھیں: المغنی ابن قدامة المقدسی (436/6)۔

واللہ اعلم۔